فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون۝

تو اے لوگو! علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں۔

# کف الثوب واسباله فی الصلوٰۃ

نماز کے دوران کپڑا موڑنا، اڑسنا اور لٹکانا


مؤلف:

خادم الفقراء حضرت علامہ مفتی

عاشق حسین رضائی القادری

ناشر۔ دار القادریہ حبیب فخر گلشن حدید کراچی۔

0333-2056850 - 021-4718605

# انتساب

سراپا شفقت ومحبت، واقفِ اسرارِ حقیقت، پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت حضرت علامہ مفتی محمد شبیر القادری دامت برکاتھم العالیہ اور اپنے تمام مشفق اساتذہ اکرام اطال اللہ تعالیٰ حیاتھم کے نام، جن کی شفقت ومحبت اور روحانی فیض سے راقم الحروف نے پیشِ نظر رسالہ **کف الثوب واسبالۃ فی الصلوٰۃ** تالیف کرنے کی کوشش کی، اللہ تعالیٰ سے التجا ہے کہ عوام وخواص مسلمانوں کو اس پر عمل کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے اور اس رسالہ کو مجھ جیسے گناہگار اور میرے پیرو مرشد، اساتذہ کرام، والدین اور ان تمام دوستوں کیلئے مغفرت کا ذریعہ بنائے جن کے ایماء پر راقم الحروف نے یہ رسالہ تحریر کیا۔


خادم الفقراء عاشق حسین رحمانی القادری

مدرس شعبہ درس نظامی دار العلوم دیارِ حبیب ٹرسٹ

گلشن حدید فیز۔1، ملیر کراچی۔49

# تقریظ

پیرِ طریقت رہبرِ شریعت سید محمد فاروق القادری ایم اے
سجادہ نشین خانقاہ قادریہ گڑھی اختیار خان خانپور ضلع رحیم یار خان
یکم جون 2007ء

# حرف چند

گذشتہ دو تین دہائیوں سے ہمارے علمائے کرام نے تحقیق و تدقیق بالخصوص، فقہی مسائل کی توضیح و تشریح سے بالعموم اپنی وہ دلچسپی وشغف کم کر دیا ہے جو ماضی میں ان کا طرہ امتیاز رہا ہے۔ اور جس پر ان کی بصیرت افروز تحقیقی کتابیں گواہ ہیں، اب دینی حلقوں کی طرف سے آنے والا بیشتر لٹریچر مناقب، ملفوظات، تذکروں یا اختلافی مسائل کی نظر ہو گیا ہے۔

دوسری طرف اسلامی احکام کے بارے میں عام مسلمان تو کیا پڑھے لکھے لوگ پوری طرح واقف نہیں ہیں۔ اور نادانستہ طور پر یا انہیں اہمیت نہ دیتے ہوئے وہ ایسے امور کے مرتکب ہو جاتے ہیں جن سے ان عبادات کی پوری طرح شرعی احکام کے مطابق ادائیگی نہیں ہو پاتی۔

عزیز گرامی مولانا عاشق حسین رحمانی القادری نے کف الثوب واسبالہٗ فی الصلوٰۃ یعنی نماز کے دوران کپڑا موڑنے، اسے اڑسنے اور لٹکانے کا شرعی حکم لکھ کر جہاں ایک اہم اور ایسے ضروری مسئلے کی طرف توجہ دلائی ہے جس کے بارے میں واضح احادیث اور فقہی احکام موجود ہیں وہاں نوجوان علماء اور محققین کو اس طرف بھی متوجہ کیا ہے کہ یہ بظاہر چھوٹے مگر انتہائی اہم مسائل بھی اس لائق ہیں کہ انہیں تالیف و تصنیف کا موضوع بنایا جائے۔

نوجوان فاضل عاشق حسین القادری کی یہ مثبت سوچ خوش آئند ہے، ہمارے نوجوان علماء کرام کو صرف فضائل یا اختلافی مسائل پر ساری توانائیاں خرچ کرنے کی بجائے احادیث و فقہ سے ثابت شدہ مسائل، سیرت پاک اور قرآنی احکام کے پھیلانے میں جدوجہد کرنی چاہئے۔

میں نے یہ رسالہ دیکھا ہے اگر اس کا نام آسان اردو میں رکھا جاتا تو زیادہ بہتر ہوتا نماز میں اسبال (کپڑا ٹخنوں سے نیچے ہونا) یا اسے موڑنے کے بارے میں قادری صاحب نے احادیث و فقہی حوالہ جات پیش کئے ہیں اور اس طرح یہ مسئلہ علمی اور تحقیقی حیثیت اختیار کر گیا ہے۔

میرا مشورہ ہے کہ قادری صاحب یہ سلسلہ جاری رکھیں ضروری اور اہم مسائل پر سلیس اردو زبان میں دلائل کیساتھ رسائل کا سلسلہ اصلاح کا موجب ثابت ہو گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی یہ کوشش کامیاب فرمائے۔ (آمین)

دعا گو

فقیر سید محمد فاروق القادری ایم اے

# تقریظ

پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت مفتی محمد مختار درانی

مہتمم جامعہ عربیہ سراج العلوم خان پور ضلع رحیم یار خان

۲۸ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۸ھ بمطابق 14 جون 2007ء

فاضل نوجوان، محقق دوراں مولانا عاشق حسین رحمانی ساکن خانپور ضلع رحیم یار خان حال مقیم گلشنِ حدید کراچی نے مسئلہ کف الثوب و اسباله في الصلوٰة نہایت تحقیق سے تحریر فرمایا، احادیثِ مبارکہ وعبارات فقہ حنفی سے آراستہ فرمایا، ودرایں مسئلہ ہر پہلو واضح فرمایا۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ مولانا موصوف کو مزید خدمتِ دینِ متین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

عوام وخواص مسلمانوں کو اس پر عمل کرنے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

دعا گو

مفتی محمد مختار درانی

# چند کلمات بمتعلق مؤلف

اللہ تعالیٰ نے ہر دور میں اپنے دینِ حق کی خدمت و سربلندی اور عوام الناس کی اصلاح و تربیت کیلئے علمائے متین کو پیدا فرمایا۔ جناب عاشق حسین رحمانی القادری دامت برکاتہم العالیہ بھی انہی میں سے ایک ہیں، اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آپ کو سخت محنت اور جدو جہد کا تحفہ شروع ہی سے حاصل رہا چنانچہ دینی و دنیاوی تعلیم میں اپنے ہم جماعت طلباء سے ممتاز رہے۔

D.A.E. ان میکینیکل کرنے کے بعد درسِ نظامی کی طرف توجہ فرمائی، مدرسہ سراج العلوم خانپور میں مفتی محمد مختار احمد درانی مدظلہ العالی اور مفتی محمد یعقوب گولڑوی مدظلہ العالی، صادق آباد میں مفتی محمد اختر سعیدی مدظلہ العالی جیسے جلیل القدر اساتذہ کرام سے اکتسابِ علم کرتے ہوئے جامعة العلوم الاسلامیه علی بروہی گوٹھ لانڈھی کراچی سے پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت، صوفی باصفا حضرت علامہ محمد شبیر القادری مدظلہ العالی کے زیرِ سایہ تعلیم مکمل کرنے کے بعد فتویٰ نویسی کی تربیت بھی حاصل فرمائی۔

مولانا موصوف شعبۂ تدریس میں قحط الرجال کے پیشِ نظر درس و تدریس کا سلسلہ فی سبیل اللہ دار العلوم دیارِ حبیب (ٹرسٹ) میں سرانجام دے رہے ہیں اور ان کا یہ بڑا پن ہے کہ F.F.B.L کمپنی میں ٹیکنیشن 1 کی حیثیت سے جاب کرنے کے علاوہ محض اپنے پیر و مرشد کے تعمیلِ حکم میں اپنی بے پناہ مصروفیات میں سے دین حق کی ترویج و اشاعت کے لئے خود کو وقف کیے ہوئے ہیں اور اس وقت بحیثیت مدرس شعبہ درسِ نظامی اور مفتی دار الافتاء دیارِ حبیب (ٹرسٹ) میں خوش اسلوبی کیساتھ فتویٰ نویسی کی خدمات سرانجام دے رہے ہیں، نیز اس کے ساتھ ساتھ مولانا موصوف نے تحریری کام کی طرف بھی توجہ فرمائی اور حضرت کی پہلی تحریر پیشِ نظر تحقیقی رسالہ بطورِ تحفہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مؤلف کے اخلاص اور علم و فضل میں ترقی عطا فرمائے اور عوام و خواص کو ان سے نفع اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

# ادارے کا تعارف

## مولانا موصوف جس ادارے میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں
## اس کے بارے میں کچھ باتیں بطور تعارف

الحمدللہ! دارالعلوم دیارِ حبیب (ٹرسٹ) گلشنِ حدید بن قاسم ٹاؤن کراچی اہلسنّت کی عظیم دینی درسگاہ ہے جس کا قیام ۹ مارچ ۱۹۹۰ بمطابق ۱۱ شعبان المعظم ۱۴۱۰ھ بروز جمعۃ المبارک بدست مبارک قائدِ ملت اسلامیہ علامہ شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہوا، جس کا انتظام و انصرام جید علماء کرام کی زیرِ سرپرستی انتظامیہ دیارِ حبیب (ٹرسٹ) خوش اسلوبی سے چلا رہی ہے جس کی مثال دورِ حاضر کے عظیم انسان حضرت علامہ محمد اکرم سعیدی مدظلہ العالی جیسی شخصیات سے دی جاسکتی ہے، علامہ موصوف کو اس ٹرسٹ کی خدمات سرانجام دیتے ہوئے دس سال سے زائد کا عرصہ بیت چکا ہے، یہ حضرت کی کاوشوں کا نتیجہ ہے کہ جب آپ یہاں تشریف لائے تو ٹرسٹ کی حیثیت چھپر نما تھی لیکن آج اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور موصوف کی انتھک محنت و کاوش سے ٹرسٹ کی جاذبِ نظر پُر شکوہ بلڈنگ مسلمانوں کے دلوں کو نورِ محمدی کی شمع سے فروزاں کیے ہوئے ہے۔ یہ ادارہ تقریباً 10,000 مربع گز پر محیط ہے اور اس وقت تک ادارہ ہٰذا سے شعبہ ناظرہ اور حفظ القرآن سے سینکڑوں طلباء و طالبات قرآنِ پاک مکمل کر چکے ہیں۔

جامعہ ھٰذا میں درج ذیل شعبہ جات اس وقت قائم ہیں:

- ☆ درسِ نظامی برائے طلباء (پانچ سالہ کورس)
- ☆ درسِ نظامی برائے طالبات (چار سالہ کورس)
- ☆ تجوید و قرأت
- ☆ ناظرہ و حفظ القرآن الکریم (طلباء و طالبات)
- ☆ انگلش لینگویج
- ☆ دارالافتاء

الداعی الی الخیر

علامہ فیض احمد الحسینی ۔ ناظمِ تعلیم دارالعلوم ھٰذا

# نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر درود و سلام بھیجنے کی فضیلت

☆ عن عبداللّٰہ بن مسعود ان رسول اللّٰہ قال : قال اولی الناس بی یوم القیامة اکثرھم علی صلوٰۃ (ترمذی، ابواب الوتر عن رسول اللہ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا، قیامت کے روز لوگوں میں سے میرے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو (اس دنیا میں) ان میں سے سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجتا ہے۔

☆ عن ابی ھریرۃ قال: ان رسول اللّٰہ قال : ما من احد یسلم علی الا رد اللّٰہ علی روحی حتی ارد علیہ السلام (ابوداؤد، کتاب المناسک، باب زیارۃ القبور)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا، (میری امت میں سے کوئی شخص) ایسا نہیں جو مجھ پر سلام بھیجے مگر اللہ تعالیٰ نے مجھ پر میری روح واپس لوٹا دی ہوئی ہے یہاں تک کہ میں ہر سلام کرنے والے کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔"

☆ عن الحسن بن علی ان رسول اللّٰہ قال: حیثما کنتم فصلوا علی فان صلاتکم تبلغنی (مسند احمد بن حنبل، مسند ابوہریرہ، ج ۲، ص ۳۶۷)

حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تم جہاں کہیں بھی ہو مجھ پر درود بھیجا کرو بیشک تمہارا دُرود مجھے پہنچ جاتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

**سوال**...... آستینیں چڑھا کر یا شلوار ٹخنوں سے اوپر اٹھا کر نماز پڑھنے کے بارے میں علماء کرام کیا فرماتے ہیں؟ فقہ حنفی کی روشنی میں مدلل جواب تحریر فرمائیں۔

السائل: قربان علی

کمپنی سیکشن یوٹیلیٹی آپریشن (F.F.B.L)

الجواب بعون اللہ تعالیٰ و توفیقہ

آستینیں چڑھانا یا شلوار ٹخنوں سے اوپر اٹھانا یا نیفے سے اڑسنا اس کو شرعی اصطلاح میں کف ثوب کہتے ہیں اور یہ چند شروط کی بناء پر مکروہ تحریمی ہے۔ اس کی تفصیل حسبِ ذیل ہے:

## کف ثوب کا معنی و مفہوم

اس کا مطلب ہے کپڑے کا اٹھانا، اڑسنا، سمیٹنا، جمع کرنا اور موڑنا (Fold) یعنی لباس میں آستینوں یا پائینچوں کو اس طرح اوپر چڑھانا جو معروف نہ ہو۔ مثلاً لمبائی میں زیادہ ہونے کی وجہ سے پینٹ کا پائینچوں سے موڑنا یا شلوار کا نیفے سے اڑسنا اور گرمی کی زیادتی یا کسی دوسرے سبب سے آستینوں کو کہنیوں تک اوپر چڑھانا۔

## اصطلاح شرعی

علامہ بدرالدین العینی الحنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ المتوفی ۸۵۵ھ فرماتے ہیں: المراد من کف الثوب القبض و الضم وان یرفعہ من بین یدیہ اومن خلفہ اذا اراد السجود (البنایہ، جلد۱، ص۴۴۵) نمازی کا سجدے کا ارادہ کرتے وقت کپڑے کا آگے یا پیچھے سے سمیٹنا یا اکٹھا کرنا مراد ہے۔

# نماز میں کپڑا موڑنے یا اڑسنے کی ممانعت کے متعلق احادیثِ مبارکہ

حضرت سیّدنا ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس بارے میں چند روایات مروی ہیں:

۱...... عن ابن عباس قال امر النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان یسجد علیٰ سبعة ونھی ان یکف شعرہ وثیابہ ھذا حدیث یحیی (صحیح مسلم ج ۱ صفحہ ۱۹۳ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی) حضرت ابن عباس سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا اور (نماز کی حالت میں) بال سنوارنے اور کپڑے سمیٹنے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث یحییٰ کی روایت کے مطابق ہے۔

۲...... وقال ابو الربیع علیٰ سبعة اعظم ونھی ان یکف شعرہ وثیابہ الکفین والرکبتین والقدمین والجبھة (صحیح مسلم ج ۱ صفحہ ۱۹۳ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی) حضرت ابو الربیع (ابن عباس سے روایت کرتے ہوئے) فرماتے ہیں، سات ہڈیوں پر (سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا) اور بال سنوارنے اور کپڑے سمیٹنے سے منع کیا گیا (وہ سات ہڈیاں یہ ہیں) دو ہتھیلیاں، دو گھٹنے دونوں قدم اور پیشانی۔

۳...... عن ابن عباسٍ عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال امرت ان اسجد علیٰ سبعة اعظم ولا اکف ثوبًا ولا شعرا (صحیح مسلم ج ۱ صفحہ ۱۹۳ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، مجھے سات ہڈیوں پر سجدہ کا حکم دیا گیا اور یہ کہ (نماز میں) نہ کپڑے موڑوں اور نہ بال سنواروں۔

۴...... عن ابن عباس ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم قال امرت ان اسجد علیٰ سبعة اعظم الجبھة واشار بیدہ علیٰ انفہ والیدین والرجلین واطراف القدمین ولا نکفت الثیاب ولا الشعر (صحیح مسلم ج ۱ صفحہ ۱۹۳ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، مجھے سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا پیشانی پر اور اپنے ہاتھوں سے ناک کی طرف اشارہ فرمایا، دونوں ہاتھوں، دونوں گھٹنوں اور دونوں قدموں کی انگلیوں پر۔ اور یہ حکم دیا گیا ہے کہ نہ بال سنواروں اور نہ کپڑے موڑوں۔

۵...... عن ابن عباس ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم قال امرت ان اسجد علی سبع ولا اکفت الشعر ولا الثیاب الجبھة والانف والیدین والرکبتین والقدمین (صحیح مسلم ج ۱ صفحہ ۱۹۳ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی) حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، مجھے سات (اعضاء) پر سجدہ کا حکم دیا گیا اور یہ کہ نہ بال سنواروں اور نہ کپڑے موڑوں، پیشانی، ناک، دونوں ہاتھ، دو گھٹنے اور دونوں قدم۔

# نماز میں کپڑا موڑنے یا اڑسنے کے ثبوت میں احادیثِ مبارکہ

عن ابی جُحَیفة قال فرایت بلالا جآء بعنزة فرکزھا ثم اقام الصّلاة فرایت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم خرج فی حلة مشمرا فصلّی رکعتینِ الی العنزة ورایت النّاس والدواب یمرون بین یدیه من وراءِ العنزة (صحیح بخاری، ج۲،ص۸۶۱) حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نیزہ کے ساتھ آتے ہوئے دیکھا، انہوں نے اس نیزہ کو گاڑھا پھر نماز ادا کی، پھر میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس حال میں نکلتے ہوئے دیکھا کہ آپ کا حلہ مبارک (یعنی تہبند اور چادر) مڑا (Fold) ہوا تھا پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نیزہ کی طرف دو رکعت نماز ادا فرمائی۔

ایک روایت میں فخرج النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم کانی انظر الی و بیص ساقیه اور دوسری روایت میں کانی انظر الی بریق ساقیه کے الفاظ آئے ہیں۔یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس حال میں باہر تشریف لائے گویا کہ میں آپ کی چمکدار نورانی پنڈلیوں کو دیکھ رہا ہوں۔

علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں، اس جگہ کپڑے کو موڑنے کی حالت میں نماز پڑھنا تہبند کے لمبا ہونے کے علاوہ میں ہے (یعنی تہبند کی لمبائی غیر معتاد اور غیر عادی طریقہ پر ہو) بیان کردہ صورت اتفاقی ہے جبکہ انسان حالتِ سفر میں ہو اور یہی اس کا محل ہے۔ (فتح الباری شرح صحیح البخاری ج۱۰ صفحہ۳۱۴ مطبوعہ کتب خانہ آرام باغ کراچی)

نیز علامہ بدرالدین العینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ المتوفی ۸۵۵ھ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں، کام کاج، ضرورت کے وقت، تواضع اور غرور وتکبر کی نفی کیلئے کپڑے کا موڑنا یا اڑسنا اور اس کے علاوہ کف ثوب کی حالت میں نماز پڑھنا جائز ہے۔ (یہاں نماز کا جائز ہونا سفر کے محل میں خاص ہے) (عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری جلد نمبر۱ صفحہ۳۴۰ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ بلوچستان)

علامہ برہان الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ المتوفی ۵۹۳ھ فرماتے ہیں:

ولا یکف ثوبه لانه نوع تجبر (الہدایہ جلد۱ صفحہ نمبر۱۴۳) اور نمازی اپنے کپڑے نہ سمیٹے کہ اس میں ایک طرح کا تکبر ہے۔

یعنی کف ثوب کے مکروہ ہونے کی ایک علت تکبر بھی ہے کیونکہ کف ثوب یہ ہے جب نمازی سجدہ کرنے کا ارادہ کرے تو اپنے آگے یا پیچھے سے کپڑا اٹھائے۔اب حاصل مسئلہ یہ ہوا کہ کپڑا اگر زمین پر گرتا ہو تو اسے نہ روکے کیونکہ اس میں ایک قسم کا تکبر پایا جاتا ہے۔

علامہ بدرالدین العینی الحنفی المتوفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۸۵۵ھ کفِ ثوب کی شرعی حیثیت کے بارے میں فرماتے ہیں:

کف الثوب وانه مکروه (البنایہ شرح الہدایہ جلد۲ صفحہ۱۴۵ مطبوعہ مکتبہ حبیبیہ کانسی روڈ کوئٹہ) یعنی کپڑے کا موڑنا مکروہ ہے۔

جبکہ ایک دوسری جگہ اس کی علت کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ای لانه کف الثوب نوع تجبر ای ولا یفعله الا المتجبرون (البنایہ شرح الہدایہ جلد۲ صفحہ۱۴۵) بیشک کپڑوں کو موڑنا تکبر کی ایک قسم ہے اسے نہیں موڑتے مگر تکبر کرنے والے۔

حضرت امام ابن الہمام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ المتوفی ۸۶۱ھ فرماتے ہیں کہ بالوں کی چوٹی بنا کر بالوں کو گوندھنا، کپڑے کو موڑنا اور نمازی کا اپنی آستینوں کو موڑنے کی حالت میں نماز ادا کرنا مکروہ ہے۔ (فتح القدیر جلد۱ صفحہ۳۲۴ مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کانسی روڈ کوئٹہ)

علامہ الشیخ علاء الدین حصکفی المتوفی ۱۰۸۸ھ فرماتے ہیں: کره کفه ای رفعه ولو لتراب کمشمرکم او ذیل (الدرالمختار جلد۱ صفحہ۹۱ مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی) کپڑے کا اوپر اٹھانا مکروہ تحریمی ہے اگرچہ مٹی میں بھرنے کے سبب سے ہو جیسے آستینیں یا دامن چڑھا کر نماز شروع کرنا مکروہ ہے۔

علامہ شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ علامہ حصکفی کی اس عبارت یعنی کپڑے کو اٹھانا مکروہ ہے کی وضاحت فرماتے ہوئے لکھتے ہیں: رفعه ای سواء کان من بین یدیه او من خلفه عند الانحطاط للسجود حرر الخیر الرملی ما یفید ان الکراهة فیه تحریمیة نمازی کا سجدہ کیلئے جھکنے کا ارادہ کرتے وقت کپڑوں کو اٹھانا مکروہ ہے خواہ آگے سے اٹھائے یا پیچھے سے، علامہ الخیر الرملی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جو اس بارے میں تحریر لکھی ہے وہ اس فعل کے مکروہ تحریمی ہونے کا فائدہ دیتی ہے۔

علامہ ابن نجیم المصری المتوفی ۹۷۰ھ فرماتے ہیں: یدخل ایضا فی کف الثوب تشمیر کمیه کما فی فتح القدیر وظاهره الاطلاق وفی الخلاصة ومنیه المصلی قید الکراهة بان یکون رافعاً کمیه الی المرفقین وظاهره انه یکره اذا کان یرفعهما الی ما دونهما والظاهر الاطلاق لصدق کف الثوب علی الکل (البحرالرائق شرح کنز الدقائق جلد۲ صفحہ۲۲ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ بلوچستان) کفِ ثوب میں آستینوں کا اڑسنا بھی شامل ہے۔ فتح القدیر میں بھی اسی طرح ہے اور یہ حکم بظاہر مطلق ہے لیکن خلاصہ اور منیۃ المصلی میں ہے کہ اگر آستینوں کو کہنیوں تک چڑھا لیا تو مکروہ ہوگا اور کہنیوں سے کم تک آستینیں چڑھائیں تو مکروہ نہیں ہوگا۔ لیکن تحقیق یہ ہے کہ ہر حال میں مکروہ ہوگا کیونکہ کپڑا موڑنے کا اطلاق ہر صورت پر آتا ہے۔

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ المتوفی ۱۳۴۰ھ فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں: یکرہ ان یکف ثوبہ وھو فی الصلوٰۃ بعمل قلیل بان یرفعہ من بین یدیہ او من خلفہ عند السجود او ید خل فیھا وھو مکفوف کما اذا دخل وھو مشمر الکم عمل قلیل کے ساتھ نماز میں کپڑا چڑھانا مکروہ ہے بایں طور کہ پیچھے یا آگے سے سجدہ کے وقت اٹھائے یا نماز میں کپڑا اٹھائے ہوئے داخل ہونا جیسا کہ نماز میں داخل ہوتے وقت اس نے آستین یا دامن چڑھایا ہوا تھا۔

مزید شارحینِ منیہ کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ اکثر کلائی پر سے آستین چڑھی ہونا ہی کراہت کیلئے کافی ہے اگرچہ کہنی تک نہ ہو۔ غنیّہ کے حوالے سے آپ فرماتے ہیں: ویکرہ ایضا (ان یرفع کفہ) ای یشمرہ (الی المرفقین) وھذا قید اتفاقی فانہ لو شمر الی ما دون المرفق یکرہ ایضا لانہ کف للثوب وھی منھی عنہ فی الصلوٰۃ لما مرّ وھذا اذا شمرہ خارج الصلوٰۃ وشرع فی الصلوٰۃ وھو کذالک اما لوشمرہ فی الصلوٰۃ تقید لانہ عمل کثیر یعنی نمازی کیلئے مکروہ ہے کہ اپنی آستینوں کو کہنیوں تک چڑھائے (کہنیوں کی قید اتفاقی ہے) یا آستین کہنیوں سے کم چڑھی ہوئی ہوں تو بھی مکروہ (تحریمی) ہے کیونکہ کف ثوب (کپڑے کا موڑنا) حالت نماز میں منہی عنہ (نماز میں ممنوع) ہے جیسا کہ اس پر احادیث گزری ہیں۔ چاہے نمازی نے نماز سے پہلے اپنی آستینوں کو چڑھایا تھا اور اسی حال میں نماز شروع کر دی اور اگر دورانِ نماز آستینیں چڑھاتا ہے تو اس سے نماز فاسد ہو جائے گی کیونکہ یہ عمل کثیر ہے۔

حلیہ میں ہے: ینبغی ان یکون تشمیر ھما الی مافوق نصف الساعد اصدق کف الثوب علی ھذا آستینوں کا نصف کلائی سے اوپر چڑھانا بھی مکروہ ہونا چاہئے اس لیے کہ کف ثوب اس پر بھی صادق آرہا ہے۔

تو لازم ہے کہ نمازی آستین اتار کر نماز میں داخل ہو اگرچہ رکعت جاتی رہے اور اگر آستین چڑھی نماز پڑھے اعادہ (دہرانا) واجب ہے کما ھو حکم صلوٰۃ ادیت مع الکراھۃ کما فی الدر جیسا کہ ہر اس نماز کا حکم ہے جو کراہت کیساتھ ادا کی گئی ہو جیسا کہ 'در' وغیرہ میں ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۷ صفحہ نمبر ۳۱۰)

# الحاصل

بظاہر احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، محدثین وفقہاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کے اقوال سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جن فقہاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے حالت نماز میں کپڑا موڑنے یا اڑسنے کو مکروہ قرار دیا ہے ان کی مراد مکروہ تحریمی ہے اور جن فقہاء کرام نے مکروہ ہونے کی نفی کی ہے ان کی مراد بھی مکروہ تحریمی کی نفی ہے۔ البتہ مکروہ تنزیہی ان سب کے نزدیک ثابت ہے۔ اب تمام بحث کا خلاصہ یہ ہوا:

☆ کف ثوب کی حالت میں ادا کی گئی نماز جن علماء کرام کے نزدیک مکروہِ تحریمی ہے لہٰذا ان کے نزدیک اس کو دہرانا بھی واجب ہے جیسا کہ علامہ شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ واجباتِ نماز کی بحث میں مکروہ تحریمی کی تصریح فرماتے ہوئے لکھتے ہیں، اگر کسی نے نماز کے واجبات میں سے کسی واجب کا ترک دانستہ یا غیر دانستہ کیا اور سجدہ سہو بھی ادا نہ کیا تو اس صورت میں نماز کا اعادہ واجب ہے اور اگر اس واجب الاعادہ نماز کا اعادہ (دہرانا) نہیں کیا تو فاسق وگنہگار ہوگا اس لیے کہ ترکِ واجب مکروہِ تحریمی ہے اور مکروہِ تحریمی کے ارتکاب سے انسان فاسق وگنہگار ہوتا ہے۔ اسی طرح جو نماز کراہتِ تحریمی کیساتھ ادا کی جائے مثلاً بول وبراز (پیشاب پاخانہ) کو بدقت روک کر یا جس کپڑے میں تصویر ہو اس کو پہن کر نماز ادا کی تو ایسی نماز کا دہرانا واجب ہے اور یہ نماز کا اعادہ وقت کے اندر کرے اگر وقت نکل گیا تو گنہگار ہوگا اور جبکہ وقت نکلنے کے بعد اعادہ کرنا افضل ہے۔ (رد المحتار، جلد ۲، صفحہ ۱۸۲ تا ۱۸۳)

☆ آستینوں کا کہنیوں تک چڑھانا یا کہنیوں سے اوپر چڑھانا مکروہ تحریمی کو شامل ہے جیسا کہ بحرالرائق کے حوالے سے مذکور ہوا۔

☆ نصف کلائی سے آستینوں کو اوپر چڑھانا ضرور مکروہ اور اگر نصف کلائی یا اس سے کم ہے تو روا جیسا کہ فتاویٰ رضویہ کے حوالے سے ذکر کیا گیا۔

☆ شلوار اور پاجامہ نیفے سے اڑسنا یا پینٹ کو پائینچوں سے موڑنا (Fold) مکروہِ تحریمی کو متضمن ہیں جیسا کہ صحیح بخاری میں حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی روایت کی شرح میں فتح الباری اور عمدۃ القاری میں ہے کہ حضور نبی کریم علیہ تحیۃ والتسلم کا تہبند موڑے ہونے کی حالت میں دو رکعت نماز ادا کرنا اتفاقی ہے جو حالتِ سفر کے ساتھ خاص ہے۔

☆ شرٹ کو پینٹ (پتلون) میں ڈال کر نماز پڑھنا بھی مکروہ تحریمی ہے کیونکہ نمازی کا یہ عمل دامن سمیٹنے کو متضمن ہے جیسا کہ علامہ الحصکفی کے حوالے سے گزرا ہے۔

☆ ایسا تنگ لباس جس سے جسم کا حجم (یعنی نشیب وفراز) واضح ہو جیسے پینٹ یا پتلون جو کہ بہت زیادہ تنگ ہو اور اس میں اعضائے ستر یعنی ناف سے لے کر گھٹنوں کے نیچے تک ان کی ہیئت وغیرہ ظاہر ہو (مرد کیلئے) اس حالت میں نماز مکروہِ تحریمی ہے۔

☆ ہاں یہ ضرور ہے کہ ایسی پینٹ یا پتلون جو اتنی کھلی (Loose) ہو جس میں اعضائے ستر واضح نہ ہوں تو وہ پینٹ مثل پاجامہ کے ہے اور اس میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی سے خالی ہے۔

☆ ٹی شرٹ یا ہاف سلیو میں نماز پڑھنا بھی مکروہ تحریمی کو شامل ہے بشرطیکہ ہاف سلیو اس طرح ہو جس میں کہنیوں سے اوپر یا آدھی کلائی سے اوپر جسم ننگا ہو جائے۔

نوٹ......کلائی پہنچے کی ہڈیوں (Carpal Bones) سے لے کر کہنی تک کو کہتے ہیں۔ (مخزن الحکمت، ص ۲۵ ج ۱)

☆ بعض لوگ رکوع سے قومہ کی طرف آتے ہوئے دامن اور شلوار کو سمیٹ کر پنڈلیوں تک کھینچ لیتے ہیں اور بعض دفعہ یہ بھی دیکھنے میں آتا ہے کہ کاٹن میں ملبوس افراد سجدے میں جاتے ہوئے دونوں ہاتھوں سے اپنے دامن کو اٹھا لیتے ہیں تا کہ دامن کی استری ٹوٹ نہ جائے یہ دونوں صورتیں بھی مکروہِ تحریمی ہیں۔

☆ اگر کسی شخص نے نماز سے پہلے کسی کام کے سبب سے یا وضو کیلئے اپنی آستینوں کو کہنیوں تک یا نصف کلائی سے اوپر چڑھایا یا شلوار اور پاجامہ نیفے سے اڑس لیا یا پینٹ کو پائنچوں سے موڑا اور اسی حالت میں جلدی سے امام کی اقتداء میں رکعت پانے کیلئے شامل ہو گیا تو نماز مکروہ تحریمی ہو گی کیونکہ اس پر لازم ہے پہلے مڑے (Fold) ہوئے کپڑے کو اتارے، چاہے رکعت جاتی رہے ورنہ اعادہ نماز اس پر واجب ہو گا۔

☆ اگر شلوار، پاجامہ، تہبند وغیرہ کی لمبائی زیادہ ہو تو اسے پیٹ کی طرف اوپر کو کھینچے اگر اس کے باوجود بھی ٹخنوں سے نیچے ڈھلک جائے یہاں تک کہ فرش سے لگ جائے تو اسے اسی حال پر چھوڑ دیں کیونکہ کپڑے کا اس حالت میں اس طرح ڈھلک جانا مکروہِ تنزیہی ہے۔

جیسا کہ ہدایہ شریف کے حاشیہ میں ہے:

ولا یکف ثوبہ ای لا یمنع ثوبہ من الوقوع علی الارض (الھدایہ جلد ا صفحہ ۱۴۳ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

نمازی اپنے کپڑے کو نہ موڑے یا نہ سمیٹے (Fold) یعنی کپڑا زمین پر گرتا ہو تو اس کو نہ روکے۔

**سوال** ...... میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کپڑے موڑنے یا اڑسنے کے بارے میں حدیث پاک میں مطلق حکم ہے۔ اور یہاں پر یہ تخصیص کی گئی ہے کہ اگر آستینیں کہنیوں سے اوپر یا آدھی کلائی سے اوپر چڑھی ہوئی ہوں تو نماز مکروہ تحریمی ہے ورنہ نہیں۔

**جواب** ...... جلدی میں یا بے توجہی اور لاپرواہی کی وجہ سے نمازی کی آستین کا کچھ نہ کچھ حصہ مڑا رہ جاتا ہے۔ تو فقہائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے ابتلائے عام (یعنی عموم بلویٰ) کی بناء پر اس کے حکم میں تخفیف کی ہے۔

واللہ تعالیٰ و رسولہ الکریم اعلم

# اسبال

## (کپڑے کا ٹخنوں سے نیچے رکھنے کا شرعی حکم)

**سوال** ...... کیا فرماتے ہیں علماءِ دین و شرع متین درایں مسئلہ شرعی کہ نماز یا اس کے علاوہ عام حالات میں کپڑے کو ٹخنوں سے نیچے رکھنے کا شرعی حکم کیا ہے؟

السائل: محمد عرفان
کمپنی سیکشن یوٹیلٹی آپریشن (F.F.B.L)

**لغوی معنی** ...... اسبال باب افعال سے ہے جس کے معنی ہیں: لٹکانا۔ (المنجد)

**اصطلاحی معنی** ...... عربی میں پانچوں کا کعبین یعنی ٹخنوں سے نیچا ہونا اسبال کہلاتا ہے۔

مجددِ دین وملت اعلیٰ حضرت فاضلِ بریلوی الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن نے اس موضوع پر جو تفصیلی کلام اپنے فتاویٰ رضویہ شریف میں فرمایا ہے اس کے بعد مزید کسی قسم کی تحقیق کی ضرورت نہیں لہٰذا میں اسی پر اکتفاء کرتا ہوں کہ جو اہلِ حق ہیں ان کیلئے یہی کافی ہے اور اگر کسی کو مزید تحقیق کی ضرورت ہو تو وہ کتبِ فقہ کی جانب رجوع کرسکتا ہے۔

پانچوں کا کعبین سے نیچا ہونا جسے عربی میں اسبال کہتے ہیں اگر براہِ عُجب وتکبّر ہے تو قطعاً ممنوع وحرام ہے اور اس پر وعید وارد۔

اخرج الامام محمد بن اسمٰعیل البخاری فی صحیحه قال حدثنا عبد الله بن یوسف قال اخبرنا مالك عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال لا ینظر الله یوم القیٰمة الیٰ من جرّ ازاره بطرا قلت و بنحوه روی ابوداؤد وابن ماجة من حدیث عبد الله بن عمر انه قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من جر ثوبه مخیلة لم ینظر الله الیه یوم القیٰمة (الحدیث) و اخرج الامام العلام مسلم بن الحجاج القشیری فی صحیحه قالحدثنا یحییٰ بن یحییٰ قال قرأت علی مالك عن نافع و عبد الله بن دینار و زید بن اسلم كلهم یخبره عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال لا ینظر الله الیٰ من جر ثوبه خیلاء قلت و بمثله روی و بمثله روی البخاری والنسائی و الترمذی فی صحاحهم بالاسانید المختلفة والالفاظ المتقاربة

امام ہمام محمد بن اسمٰعیل بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی صحیح میں تخریج فرمائی اور فرمایا ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا اس نے کہا ہمیں حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بتایا انہوں نے ابوالزناد سے اس نے اعرج سے اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس شخص پر نظر شفقت نہیں فرمائے گا جس نے ازراہِ تکبر اپنے تہبند کو زمین پر گھسیٹا، قلت (میں کہتا ہوں) یونہی ابوداؤد اور ابن کے دن اس کی طرف نہیں دیکھے گا۔ (الحدیث)

امام علام مسلم بن حجاج قشیری نے اپنی صحیح میں تخریج کرتے ہوئے فرمایا ہم سے یحیٰی بن یحیٰی نے بیان کیا اس نے کہا میں نے حضرت امام مالک کے سامنے پڑھا۔ امام مالک نے نافع، عبداللہ بن دینار اور زید بن اسلم سے روایت کی، ان سب نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حوالے سے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس کی طرف نہیں دیکھے گا (یعنی اس کی طرف نگاہِ رحمت نہیں فرمائیگا) جو ازراہ تکبر اپنا کپڑا لٹکائے۔ قلت (میں کہتا ہوں) اسی جیسی حدیث بخاری، نسائی اور ترمذی نے اپنی اپنی کتابوں (صحاح) میں مختلف سندوں اور قریبی و یکساں الفاظ کے ساتھ روایت کی ہے۔

اور اگر بوجہ تکبر نہیں تو بحکم احادیث مردوں کو بھی جائز ہے۔

لا باس به کما یرشد ك الیه التقیید بالبطر والمخیلة

تو اس میں کچھ حرج نہیں جیسا کہ اس کی البطر و المخیلة (یعنی اترانا اور تکبر کرنا) کی قید لگانا تمہاری رہنمائی کر رہا ہے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! میری ازار ایک جانب سے لٹک جاتی ہے۔ فرمایا: تُو اُن میں سے نہیں ہے جو ایسا براہ تکبر کرتا ہو۔

اخرج البخاری فی صحیحه قال حدثنا احمد بن یونس فذکر باسناده عن ابن عمر عن النبی صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم قال من جر ثوبه خیلاء لم ینظر اللّٰه الیه یوم القیٰمة فقال ابوبکر یا رسول اللّٰه احد شقی ازاری یسترخی الا ان اتعاهد ذٰلك منه فقال النبی صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم لست ممن یصنعه خیلاء قلت و بنحوه روی ابو داؤد و النسائی

امام بخاری نے اپنی صحیح میں اس کی تخریج فرمائی۔ فرمایا ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا۔ پھر اس کی اسناد سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ حضور نے فرمایا، جس شخص نے ازراہ تکبر اپنا کپڑا لٹکایا اور نیچے گھسیٹا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر نہ فرمائے گا۔ اس پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! میرا تہبند ایک طرف نیچے لٹک جاتا ہے مگر یہ کہ میں اس کی پوری حفاظت کرتا ہوں۔ (یعنی حفاظت میں ذرا سی کوتاہی یا لاپرواہی ہو جائے تو تہبند ایک طرف لٹک جاتا ہے) آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ان لوگوں میں سے نہیں ہو جو طرز تکبر سے ایسا کرتے ہیں۔ (یعنی علت تکبر نہ ہونے کی وجہ سے تمہارے ازار کے لٹک جانے سے کوئی حرج نہیں) قلت: (میں کہتا ہوں) اسی کی مثل ابوداؤد اور نسائی نے بھی روایت کی ہے۔

حدیث بخاری ونسائی میں کہ

ما اسفل الکعبین من الازار ففی النار یعنی ازار کا جو حصہ لٹک کر ٹخنوں سے نیچے ہو گیا وہ آگ میں ہوگا۔

اور حدیث طویل مسلم وابوداؤد میں:

ثلثة لا یکلمهم اللّٰه یوم القیٰمة و لا ینظر الیهم ولا یزکیهم ولهم عذاب الیم المسبل والمنان و المنفق سلعته بالحلف الکاذب تین شخص (یعنی تین قسم کے لوگ) ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ تو اُن سے کلام فرمائے گا نہ اُن کی طرف نگاہ کرے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا بلکہ اُن کیلئے دردناک عذاب ہوگا: (۱) ازار ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا (۲) احسان جتلانے والا (۳) جھوٹی قسم کھا کر اپنے اسباب کو رائج کرنے والا (یعنی فروغ دینے والا ہے) (ت)

علی الاطلاق وارد ہوا کہ اس سے یہی صورت مراد ہے کہ بتکبر اسبال کرتا ہو ورنہ ہرگز یہ وعید شدید اس پر وارد نہیں۔ مگر علماء در صورت عدم تکبر کراہت تنزیہی دیتے ہیں۔

فی الفتاوی العالمگیریة اسبال الرجل ازاره اسفل من الکعبین ان لم یکن للخیلاء ففیه کراهة تنزیه کذا فی الغرائب یعنی فتاویٰ عالمگیری میں ہے مرد کا اپنے اِزار کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانا اگر بوجہ تکبر نہ ہو تو مکروہ تنزیہی ہے۔اسی طرح غرائب میں ہے۔

بالجملہ اسبال اگر براہ عُجب وتکبر ہے حرام ورنہ مکروہ اور خلاف اولیٰ، نہ حرام و مستحق وعید۔اور یہ بھی اسی صورت میں ہے کہ پائنچے جانب پاشنہ نیچے ہوں، اور اگر اس طرف کعبین سے بلند ہیں گو پنجہ کی جانب پُشتِ پا پر ہوں ہرگز کچھ مضائقہ نہیں۔ اس طرح کا لٹکانا حضرت ابن عباس (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) بلکہ خود حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔

روی ابوداؤد فی سننہ قال حدثنا مسدد نا یحییٰ عن محمد بن ابی یحییٰ حدثنی عکرمة انہ رای ابن عباس یأ تزر فیضع حاشیة ازارہ من مقدمہ علیٰ ظھر قدمہ و یرفع مؤخرہ قلت لم تأتزر ھذہ الازارة قال رأیت رسول اللّٰہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یأتزرھا قلت ورجال الحدیث کلھم ثقات عدول ممن یروی عنھم البخاری کما لا یخفی علی الفطن الماھر بالفن امام ابوداؤد نے اپنی کتاب سننِ ابوداؤد میں روایت فرمائی ہے کہ ہم سے مسدد نے بیان کیا اس سے یحییٰ نے اس نے محمد بن ابی یحییٰ سے روایت کی ہے اس نے کہا مجھ سے عکرمہ تابعی نے بیان فرمایا اس نے ابن عباس کو دیکھا کہ جب اِزار باندھتے تو اپنی ازار کی اگلی جانب کو اپنے قدم کی پُشت پر رکھتے اور پچھلے حصہ کو اونچا اور بلند رکھتے، میں نے عرض کی آپ اس طرح تہبند کیوں باندھتے ہیں؟ ارشاد فرمایا میں نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح اِزار باندھتے دیکھا ہے۔ قلت (میں کہتا ہوں) حدیث کے تمام راوی ثقہ معتبر اور عادل ہیں، ان سے امام بخاری روایت کرتے ہیں، جیسا کہ ذہین، فہیم اور ماہرِ فن پر پوشیدہ نہیں۔

شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی اشعة اللمعات شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں:

ازیں جا معلوم می شود کہ بلند داشتن ازار از جانب پس کافی ست در عدم اسبال

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اِزار کو پچھلی یعنی ٹخنوں کی طرف سے اونچا اور بلند رکھنا عدمِ اِسبال (یعنی نہ لٹکانا) میں کافی ہے۔

ہاں اس میں شُبہ نہیں کہ نصف ساق تک پائنچوں کا ہونا بہتر وعزیمت ہے اکثر ازارِ پُر انوار سیّد الابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہیں تک ہوتی تھی۔

فی صحیح مسلم حدثنی ابو الطاھر قال انا ابن وھب قال اخبرنی عمر بن محمد عن عبد اللّٰہ ارفع ازارك فرفعته ثم قال زد فزدت فازلت اتجرھا بعد فقال بعض القوم الی این فقال انصاف الساقین وفي حدیث ابي سعید الخدری مما رواہ ابو داؤد و ابن ماجة قال سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم یقول ازرۃ المؤمن الی انصاف ساقیه ٤ الحدیث

صحیح مسلم شریف میں ہے: مجھ سے ابوالطاہر نے بیان کیا اس نے کہا مجھے ابن وہب نے بتایا، اس نے کہا مجھے عمر بن محمد نے حضرت عبداللہ کے حوالے سے بتایا(ان سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا تھا) اپنا ازار اوپر کیجئے، میں نے اوپر کیا، پھر فرمایا مزید اوپر کیجئے، پھر اس کے بعد ہمیشہ میں اسے کھینچتا رہا، پھر لوگوں نے پوچھا آپ کس حد تک اوپر کرتے رہے؟ ارشاد فرمایا دو پنڈلیوں کی نصف تک۔ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں آیا ہے جو ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت فرمائی۔ راوی نے فرمایا میں نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا کہ مسلمانوں کا تہبند دونوں پنڈلیوں کے نصف تک ہونا چاہئے۔ (الحدیث)

امام نووی فرماتے ہیں:

فالمستحب نصف الساقین والجائز بلاکراھة ماتحته الی الکعبین فی الفتاوی العالمگیریة ینبغی ان یکون الازار فوق الکعبین الیٰ نصف الساق۔ واللّٰہ تعالیٰ اعلم

مستحب ہے کہ ازار (تہبند) پنڈلیوں کے نصف تک ہو، اور بغیر کراہت جائز ہے کہ نیچے ٹخنوں تک ہو۔
اور فتاویٰ عالمگیری میں ہے کہ مناسب ہے کہ ازار ٹخنوں سے اوپر نصف پنڈلی تک ہو۔ اور اللہ تعالیٰ سب سے بڑا عالم ہے۔

(فتاویٰ رضویہ صفحہ ۱۶۴ تا ۱۶۹ جلد نمبر ۲۲ مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن جامعہ رضویہ لاہور۔۸)

# تصریحات محدثین

حدیثِ مبارکہ ما اسفل من الکعبین من الازار ففی النار کی شرح میں علامہ بدرالدین العینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور علامہ ابن حجر عسقلانی شافعی لکھتے ہیں کہ

من جرّ ازاره من قصد التخیل فانه لا باس به من غیر کراهة کذالك یجوز ارفع ضرر یحصل له کان یکون تحت کعبیه جراح اوحکة او نحوذلك ان لم یغطها توذیه الهوام کالذباب ونحوه بالجلوس علیها ولا یجد مایسترها به الا ازاره اوردائه او قمیصه وهذا کما یجوز کشف العورة للتداوی جس شخص نے بغیر قصد تکبر کے اپنے تہبند کو ٹخنوں سے نیچے رکھا نہ کوئی حرج ہے نہ اس میں کسی قسم کی کراہت ہے۔ اسی طرح حاصل ہونے والے ضرر (تکلیف) کو دور کرنے کے لیے بھی جائز۔ جیسے کسی کے ٹخنوں کے نیچے زخم یا خارش یا اس کی مثل کچھ اور ہے اگر وہ اس کو نہ ڈھانپے تو حشرات الارض مثل مکھیوں کے تکلیف پہنچائیں گے یا اس زخم پر بیٹھیں گی اور وہ شخص اپنی تہبند یا چادر یا قمیص کے علاوہ کچھ نہیں پاتا تو یہ اسی طرح جائز ہے جیسے علاج کیلئے ستر (شرمگاہ) کا کھولنا جائز ہے۔

علامہ بدرالدین العینی الحنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ متوفی ۸۵۵ھ اپنی شرح عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری میں لکھتے ہیں کہ

وقال شیخنا زین الدین واما جوازه بغیر ضرورة لا لقصد الخیلاء

اور ہمارے شیخ زین الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ بغیر عذر اور بغیر قصد تکبر کے تہبند کا ٹخنوں سے نیچے رکھنا جائز ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ

انه مکروه ولیس بحرام بے شک تہبند کا ٹخنوں سے نیچے رکھنا مکروہ ہے حرام نہیں۔

علامہ ابن عابدین الحنفی متوفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رَدُّ الْمُحْتَار میں فرماتے ہیں کہ

وکره هذا القسم لتنزیهة التی مرجعها خلاف الاولیٰ

نماز میں کپڑوں (تہبند وغیرہ) کا لٹکانا (ٹخنوں سے نیچے رکھنا) مکروہ تنزیہی کو شامل ہے جس کا مرجع (لوٹنے کی جگہ) ترک اولیٰ ہے۔

ہدایۃ شریف کے حاشیہ میں ہے:

ولا یکف ثوبه ای لا یمنع ثوبه من الوقوع علی الارض

نماز پڑھنے والا اپنے کپڑے کو نہ سمیٹے (چڑھائے) یعنی اپنے کپڑے کو زمین پر گرنے سے نہ روکے۔

# الحاصل

☆ پائنچوں کا ٹخنوں سے نیچا ہونا خواہ نماز میں ہوں یا نماز سے باہر عربی میں اسبال کہلاتا ہے اگر غرور و تکبر کی وجہ سے ایسا ہو تو قطعاً ممنوع و حرام ہے اور اس پر شدید وعید وارد ہے جیسا کہ احادیث مبارکہ میں بیان ہو چکا ہے۔

☆ لیکن اگر غرور و تکبر کی وجہ سے نہ ہو تو محض ترکِ سنت کی وجہ سے مکروہِ تنزیہی ہوگا۔

☆ اگر شلوار، تہبند یا پاجامہ ایڑی کی جانب سے ٹخنوں سے بلند ہوں اور پاؤں کی پشت یعنی اگلی جانب لٹکے ہوئے ہوں تو کوئی حرج نہیں جیسا کہ سیّدنا ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔

☆ نصف پنڈلی تک پائنچوں کا ہونا بہتر ہے کیونکہ سید الابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیادہ تر ازارِ پر انوار یہیں تک ہوتی تھی۔

☆ اگر بلا عذر شلوار یا پاجامہ وغیرہ ٹخنوں سے نیچے ہو اور غرور و تکبر بھی مقصود نہ ہو تو مکروہ تنزیہی ہوگا نہ کہ حرام جیسا کہ آج کل فی زمانہ عوام الناس نے اس کو رواج دیا ہے۔

☆ اگر کوئی شرعی عذر لاحق ہے جیسے زخم و خارش وغیرہ تو اس صورت میں اسبال کرنے میں کوئی کراہت نہیں بلکہ جائز ہے۔

واللہ تعالیٰ و رسولہ اعلم بالصواب